Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۔ یکم احسان ۱۳۵۲ ہش ۔ یکم جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۱ ہجرت ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۳۱ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۳۱ ہجرت ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر قریباً تین ہفتے تک ملک سے باہر سفر پر رہنے کے بعد ۲۶ مئی کو بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ الحمدللہ

مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل صحت عطاء فرمائے۔

آمین

بیرونِ پاکستان کے احمدی ڈاکٹر

سب احباب سے درخواست ہے کہ اگر آپ کو کسی احمدی ڈاکٹر کا علم ہے، جو اس وقت بیرون پاکستان میں ہوں تو فوراً اسکی اطلاع ہمیں دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

امتحان دینے والے احمدی طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو اِس سال میٹرک، ایف اے بی اے اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرکے خدمت سلسلہ بجالانے کے خواہشمند ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ اِس زمانہ میں اسلام کی روشنی سے قلوب کو منوّر کر دیا جائے

اِسی غرض سے اس نے سلسلہ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں

"تم اِس بات کو مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔ وہ بڑا ہی بیوقوف ہے، جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے، امن میں تو وُہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کی رضاء کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانے کا کیا فائدہ؟

اسلام سخت اور خطرناک ضعف کی حالت میں ہے۔ اِس پر یہی آفت اور مصیبت نہیں کہ باہر والے اس پر حملے کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ بالکل سچ ہے کہ مخالف سب کے سب مل کر ایک ہی کمان سے تیر مار رہے ہیں اور جہاں تک اُن سے ہو سکتا ہے وہ اس کو مٹا دینے کی سعی اور فکر کرتے ہیں۔ لیکن اس مصیبت کے علاوہ بڑی بھاری مصیبت یہ ہے کہ اندرونی غلطیوں نے اسلام کے درخشاں چہرہ پر ایک نہایت ہی تاریک حجاب ڈال دیا ہے اور سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ اس میں رُوحانیت نہیں رہی۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان لوگوں میں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور اسلام کے مدعی ہیں رُوحانیت موجود نہیں ہے اور اس پر دُوسری بدقسمتی یہ ہے کہ وہ انکار کر بیٹھے ہیں کہ اب کوئی ہو ہی نہیں سکتا جس سے خدا تعالیٰ کا مکالمہ مخاطبہ ہو، اور وُہ خدا تعالیٰ پر زندہ اور تازہ یقین پیدا کر سکے۔ ایسی حالت اور صورت میں اُس نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کے چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب ہٹا دے۔ اور اس کی روشنی سے دلوں کو منوّر کرے اور ان بے جا اتہامات اور حملوں سے جو آئے دن مخالف اس پر لگاتے اور کرتے ہیں، اسے محفوظ کیا جاوے۔ اسی غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مسلمان اپنا عملی نمونہ دکھا دیں"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ یکم احسان ۱۳۵۲ ہش

حق بالآخر غالب آکر رہتا ہے

دنیا میں پیغامِ حق کی اشاعت آسان نہیں ہوتی۔ جان جوکھوں میں ڈالنا پڑتی ہے تب کہیں جاکر اشاعتِ حق کا فریضہ ادا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بھی مامور من اللہ لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتا ہے تو نیک فطرت لوگوں کے سوا جن کی تعداد یقیناً آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے اور جو بلا تردد ایمان لے آتے ہیں باقی دنیا مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ یہ مخالفت جلد ہی دشمنی میں تبدیل ہو کر ایذاء رسانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے جو ہر آن پیغامِ حق کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہوتے ہیں لوگوں کی مخالفت دشمنی اور ایذاء رسانی سے ہرگز بھی ہراساں نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ ان کی محنت رائیگاں نہیں گئی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ مخالفت اور عداوت بجائے خود صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اگر حق کی سرے سے کوئی مخالفت ہی نہ کی جائے تو پھر لوگوں کی اس کی طرف توجہ نہیں ہوا کرتی، اور اگر توجہ ہی نہ ہو تو پھر انہیں قبولِ حق کی توفیق کیسے ملے۔ سو ان کے نقطۂ نگاہ سے مخالفت اشاعتِ حق کے سلسلہ میں از حد مفید ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مخالفت سے گھبراتے نہیں بلکہ شرحِ صدر کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں خدائی تائید و نصرت کا نزول ہوگا اور حق کے پھیلنے اور غالب آنے کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی۔

مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والے خود کسی کے دشمن نہیں ہوتے۔ ان کے دلوں میں دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا، وہ ان کی دینی و دنیوی فلاح کی خاطر اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور وقت آنے پر قربان کر بھی دکھاتے ہیں۔ خود دشمنی سے یکسر خالی اور سرتاپا ہمدردی سے مملوء ہونے کے باوجود انہیں بلاوجہ اور بلاسبب دوسروں کی دشمنی کا ہدف بننا پڑتا ہے اگر نہ بنیں تو پیغامِ حق کی اشاعت سے روگردانی لازم آتی ہے جو انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں ہوتی۔ وہ جن کی ہمدردی اور محبت میں جان جوکھوں میں ڈال رہے ہوتے ہیں ان کی طرف سے دشمنیاں گوارا کر لیتے ہیں لیکن حق پر ثباتِ قدم میں ذرا برابر لغزش نہیں آنے دیتے۔ وہ جانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی اپنی ہمدردی و خیر خواہی بالآخر رنگ لائے گی اور دوسروں کی دشمنیاں محبت و پیار میں بدل کر رہیں گی۔ اس لئے ان کے واسطے اشاعتِ حق کے عوض دوسروں کی دشمنیاں مول لینے کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔

چنانچہ جب ہمارے آقا و مطاع خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کا حکم ملا یعنی یہ کہ جو کلام تیری طرف اُتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا۔ پھر ساتھ ہی یہ انتباہ بھی ہوا وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ یعنی اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے وہ غرض ہی پوری نہ کی جس کے لئے تجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی صورت میں ان کی طرف سے دشمنی کا اظہار لازم آتا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی تسلی دی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اللہ تجھے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا اور اللہ حق کے منکروں اور مخالفوں کو ہرگز بھی کامیاب نہیں ہونے دے گا یعنی کامیاب تُو ہی ہوگا اور تُو ہی غالب آئے گا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کی مخالفتوں اور دشمنیوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی اور پیغامِ حق کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ آپ جانتے تھے کہ یہ مخالفتیں اور دشمنیاں محض عارضی ہیں حق کے غالب آنے کے ساتھ ساتھ یہ ختم ہو کر رہیں گی۔ آج جو دشمنی کے اظہار پر آمادہ اور درپے آزار ہیں کل بھی جان چھڑکیں گے اور اگر یہ نہیں تو ان کی نسلیں ایسا کرنے پر مجبور ہوں گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محض پیغامِ حق کی اشاعت کی وجہ سے جس طرح لوگوں کی دشمنی کا ہدف بننا پڑا اس کا دلیلِ صداقت کے طور پر ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آج کے عقلمندوں کے نزدیک تو کسی کو اپنا دشمن بنانا غلطی ہے لیکن سچ پوچھو تو یہ بھی حقانیت کی ایک دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سے بھی (بناکر) نہ رکھی، سب سے بگاڑ لی۔ ان لوگوں کے نزدیک تو (پیغامِ حق کی اشاعت سے باز نہ رہ کر) نعوذ باللہ آپ نے غلطی کی حالانکہ محض خدا تعالیٰ کے لئے سب سے بگاڑ لینا آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے کہ جس سے آپ کی قوتِ ایمانی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ... کوئی بھی فرقہ اور مذہب روئے زمین پر ایسا نظر نہ آوے گا جس کو آپ نے دعوت نہ کی ہو اور جس کی غلطی نہ نکالی ہو۔ اور پھر ہر ایک کے مقابلہ پر اپنے مظفر و منصور ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ بھلا بتلاؤ جب تک خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین نہ ہو کب کوئی اس طرح سے کر سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں بسنے والی کُل اقوام کی مخالفت سے ڈر کر پیغامِ حق کی اشاعت سے کیوں باز آتے جبکہ خدا تعالیٰ ایک طرف آپ کو پیغامِ حق پہنچانے کا بار بار حکم دے رہا تھا اور دوسری طرف یہ تسلی دے رہا تھا کہ مخالفین کی دشمنیاں آپ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گی کیونکہ خدائی تائید و نصرت کے نتیجہ میں بالآخر غالب آپ ہی رہیں گے۔ چنانچہ عین اسی زمانہ میں جبکہ مکہ میں آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو اہلِ مکہ کی شدید مخالفت اور اذیت ناک دشمنی کا ہدف بننا پڑ رہا تھا کبھی خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تھے۔ پس وہ کھلے کھلے نشان لے کر ان کے پاس آئے۔ اور ہم نے مجرموں سے مناسب بدلہ لیا۔ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

اور کبھی دشمنوں کی ناکامی اور آپ کی بہر طور کامیابی کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (المومن آیات ۵۶، ۵۷)

پس تو صبر کر اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اور جو تیرے گناہ لوگوں نے کہے ہیں ان کی بھی ان کے حق میں بخشش مانگتا رہ۔ اور اپنے رب کی شام اور صبح حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح بھی کرتا رہا کر۔ وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کے بارہ میں بغیر دلیل کے جو ان کے پاس خدا کی طرف سے آئی ہو بحث میں لگے رہتے ہیں، ان کے دلوں میں (حق کو ختم کرنے سے متعلق) بڑی بڑی خواہشیں ہیں جو کبھی پوری نہ ہوں گی۔ پس اللہ کی پناہ مانگتا رہ۔ وہ بہت سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے۔

چنانچہ خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ مخالفینِ حق کے تمام مکر اور منصوبے ناکام ثابت ہوئے اور اسلام اس شان سے غالب آیا کہ دشمنانِ اسلام کے خود اسلام قبول کر لینے کے نتیجہ میں ان کی دشمنیاں محبت و پیار اور خدمت و فدائیت میں تبدیل ہوئے بغیر نہ رہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ خدائی جماعتیں مخالفینِ حق کی دشمنیوں کے علی الرغم غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ وہ مخالفانہ منصوبوں اور مخالفینِ حق کی دشمنیوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتیں۔ البتہ وہ مخالفتوں اور دشمنیوں سے یکسر بے نیاز ہو کر پیغامِ حق کی اشاعت میں مصروف رہتی ہیں اور ساتھ کے ساتھ استغفار، حمد و ثناء تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں دن رات مشغول رہنا ان کا خصوصی شعار ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خدائی مدد اور تائید و نصرت بارش کی طرح نازل ہوتی ہے اور انہیں کامیاب کر دکھاتی ہے اور اس طرح حق بہرحال غالب آکر رہتا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکتیسواں سالانہ اجتماع

۲، ۳، ۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲، ۳، ۴ نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں!

تقریر مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء

(۲)

وحدتِ قومی

حضور نے فرمایا:۔

"دیکھو انسان جب مرتا ہے تو اس کے اجزاء متفرق ہو جاتے ہیں مگر یہ خدا کا خاص فضل ہے اُس نے حضرت مرزا صاحب کی جماعت کو جو بمنزلہ آپ کے اعضاء کے اور اجزاء کے تھی اس تفرقہ سے بچا لیا اور اتفاق اور اتحاد اور وحدت کے اعلیٰ مقام پر کھڑا کر کے آپ کی زندگی اور حیاتِ ابدی کا پہلا زندہ ثبوت دنیا میں ظاہر کر دیا صرف تفرقہ ہی سے بچایا نہیں بلکہ دشمن کے منہ پر خاک ڈال کر وحدت کو قائم کر دیا"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۰۸ء)

جماعت کے اتحاد اور وحدت کا حضور رضی اللہ عنہ کو اس قدر خیال تھا کہ حضور نے بار بار اس امر کی طرف جماعت احمدیہ کو توجہ دلائی۔ چنانچہ ۷ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو عید الفطر کے خطبہ میں حضور نے فرمایا:۔

"حضرت صاحب کے زمانے میں کہیں سے ۔۔ ۱۲ کارڈ چھپواتے تھے کہ ۔۔ ۱۲ آدمیوں کی جماعت ہو کر ہم حضرت صاحب کی بیعت کریں گے اور اس فضل سے حصہ لیں گے جو جماعت سے مختص ہے۔ خدا نے خلوصِ نیت کو تو اتنا اور ۔۔ ۱۲ سے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا۔ اب ضرورت اس جماعت میں اتفاق و اتحاد اور وحدت کی اور وہ موقوف ہے خلیفہ کی فرمانبرداری پر"۔

نیز فرمایا:۔

"میں اس لئے بھی کھول کر تم کو سنانا چاہتا ہوں کہ کوئی قوم سوائے وحدت کے نہیں بن سکتی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کوئی انسان سوائے وحدت کے انسان نہیں بن سکتا۔ کوئی محلہ سوائے وحدت کے محلہ نہیں بن سکتا اور کوئی گاؤں سوائے وحدت کے گاؤں نہیں بن سکتا اور کوئی ملک سوائے وحدت کے ملک نہیں بن سکتا اور کوئی سلطنت سوائے وحدت کے سلطنت نہیں بن سکتی۔ دیکھو میری آنکھ تو کہتی ہے کہ یہ زہر ہے اب ہاتھ کہے کہ مجھے آنکھ کی پرواہ نہیں اور وہ اُٹھا کر وہ زہر کھا لیتا ہے تو اس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ اسی طرح گھر کی بات ہے کہ اگر بچہ اپنے مربی اپنے باپ اپنی ماں کی بات نہیں سنتا تو اس کی تعلیم و تربیت کا ستیاناس ہو جائے۔ اسی طرح محلہ، ملک اور سلطنت کا حال ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر سے میں نے حضرت صاحب سے سنا ہے کہ اِھْدِنَا میں نَا اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ سوائے جماعت کے اللہ تعالیٰ سے بعض خاص فضل کوئی انسان نہیں لے سکتا"

ان اقتباسات میں جہاں جماعت کی وحدت اور اس کے اتحاد پر خوشی کا اظہار ہے اور اللہ تعالیٰ کے شکریہ کی ادائگی کا جذبہ موجزن ہے وہاں اتحاد اور وحدت کے تسلسل کی بھی تلقین ہے امام کو مربی اور وحدت سے انحراف کو زہر سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ وحدت سے انحراف قوم و ملت کی زندگی کے لئے سمِ قاتل کا حکم رکھتا ہے اور قومی وملی زندگی کو نقصان پہنچے تو انفرادی زندگی کو سہارا کہاں سے ملے گا گویا وحدت سے انحراف نہ انفرادی طور پر مفید ہے اور نہ قومی طور پر۔ اور جماعتوں میں وحدت کا قیام اور اس کے استحکام کا تسلسل منحصر ہے افرادِ جماعت کی اپنے امام کی اطاعت پر۔ اسی لئے حضور نے گھر گاؤں، ملک اور سلطنت کی مثالوں سے یہ بات واضح کرنے کی کوشش فرمائی ہے اگرچہ قومی وحدت کی ضرورت تو قوم کی زندگی کے ہر مرحلہ پر اہم ہے لیکن ابتداء میں اس کے لئے بھرپور کوشش از بس ضروری ہوتی ہے۔ یہی زمانہ قومی زندگی کے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور مضبوط عمارت کے لئے مضبوط بنیاد ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے روز ہی سے قومی وحدت کی تلقین فرما دی اور پھر مختلف مواقع پر مختلف طریقوں سے اور مختلف پیرایوں میں اس امر کی اہمیت جماعت پر واضح فرماتے رہے۔

یہ خیال کہ حضور کی طبیعت میں ضد پیدا ہو گئی تھی اور حضور کسی کی بات سُن نہ سکتے تھے ایک ظالمانہ خیال تھا اور ان لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا جو اقتدار کی ہوس رکھتے تھے اور جن کو وحدتِ قومی کی ایک ذرہ بھر پرواہ نہ تھی اگر کسی کو ارتداد کی دھمکی ملتی تھی (ان لوگوں کے اپنے الفاظ میں) تو یقیناً وہ وہی لوگ تھے جو وحدتِ قومی کی حیثیت سے جماعت کے اندر کم تھے اور باہر زیادہ۔ بعد کے واقعات نے بھی بتا دیا کہ ان کی نظر میں باہر کی باتوں پر زیادہ تھیں اور اندر کی باتوں پر کم۔

انتخابِ خلافت سے قبل اور انتخاب کے وقت بھی حضور ساری جماعت کے نزدیک سب سے بڑے عالمِ دین سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص پیرو اور ساری جماعت کے سب سے زیادہ ہمدرد تھے حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں:۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"

اور "اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو [illegible] اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اُس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا" (آئینہ کمالات اسلام)

لیکن ادھر خلافت کا انتخاب ہوا اور ادھر بعض لوگوں نے اپنی من مانی نہ کر سکنے کی وجہ سے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں خلافت پر بحث ہونے لگی۔ خلافت کے اختیارات کیا ہیں۔ خلیفہ کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا۔ اُسے کس بات میں دخل دینے کا حق ہے اور کس بات میں وہ دوسروں کے فیصلوں کا پابند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" ہی پہلے ان لوگوں کے خیال میں یہ تقاضا کرتی تھی کہ کسی کو خلیفہ منتخب کیا جائے اور کسی کے پیش نظر اوّل المہاجرین جو سب سے اتقیٰ اور حضرت امام علیہ السلام کے سب سے زیادہ مخلص اور یک رنگ دوست تھے انکو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اب اسی الوصیت کا حامل [illegible] خلافت کی مخالفت شروع ہو گئی چنانچہ حضور کو ایک خطبہ میں فرمانا پڑا:۔

"سب سے پہلے آدم کے زمانے میں مسئلہ خلافت پر بحث ہوئی پھر داؤد کو خلیفہ بنایا گیا پھر نبی کریمؐ کے زمانہ میں یہی مسئلہ پیش آیا مگر خدا کا انتخاب غالب رہتا ہے۔ یہ عیب چینی کی لت بہت ہی خطرناک ہے عیب جو لوگ تھے اس لت کی بدولت [illegible] نقصان اٹھایا اور نبی کی معصومیت کے ثبوت کے درپے سب کو گنہگار قرار دیا۔ پھر آریہ نے بھی یہی طریق اختیار کیا وہ بھی دوسرے مذاہب کو گالیاں دینا جانتے ہیں پھر شیعہ ہیں وہ بھی خلفاء کے دشمن ہیں یہ تبرّا بھیجنے کے گناہ میں پڑ گئے"

(خطبہ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۰۹ء)

خلافت کے انتخاب پر ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ حضور کو یہ خطبہ ارشاد فرمانا پڑا۔ جو اقتباس پڑھا گیا ہے اس میں ایک خاص پیرائے میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ خلافت کے قیام کے بعد اس پر بحث کرنا عبث اور گناہ کا باعث ہے اور یہ کہ خلافت کے انتخاب کے بعد اللہ تعالیٰ خود خلیفے کا حامی و ناصر ہو جاتا ہے اور وہ اس انتخاب کو کامیاب کر دیتا ہے ۔ ۔ ۔ لیکن ریشہ دوانیاں جاری رہیں اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو عید الاضحیٰ کے خطبہ میں حضور نے فرمایا:۔

خلافت کے متعلق حضرت خلیفہ اوّلؓ کا [illegible]

"ایک [illegible] آدم [illegible] کی نسبت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَۃً اب خود ہی کے بارے
میں ارشاد ہے عَصٰٓی اٰدَمُ
رَبَّہٗ فَغَوٰی لیکن جب فرشتوں
نے کہا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ
یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ تو ان کو
ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہوتے ہو
ایسے کہنے والے۔ پس فَاسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ کر دینا پڑا
ان کو ایسا کرنا پڑا۔ دیکھو خود تو
عاصی اور غوی تک کہہ لیا مگر
فرشتوں نے چوں کی تو اس کو
ناپسند فرمایا۔ میں نے کسی زمانے
میں تحقیقات کی ہے کہ نبی کے لئے
لازم نہیں۔ کہ اس کیلئے پیشگوئی
ہو اور خلیفہ کے لئے تو بالکل ہی
لازمی نہیں۔ دیکھو آدم پھر داؤد
کیلئے کیا کیا مشکلات پیش آئیں
میں اس قسم کا قصہ گو واعظ نہیں
کہ تمہیں عجیب عجیب قصے ان
کے متعلق سناؤں مگر فَاسْتَغْفَرَ
رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ سے
تو یہ پایا جاتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ
تو تھا جس کے لئے یہ الفاظ آئے
تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے۔ اس کے
مقابلہ میں شیعہ جو کچھ اعتراض
کرتے ہیں۔ وہ اتنے ہیں کہ ۱۳۰۰
برس گذر گئے مگر وہ اعتراض
ختم ہونے میں نہیں آئے ابھی
ایک کتاب میں نے منگوائی ہے
جس کے ۷۴۰ صفحات میرے
پاس پہنچے ہیں۔ اس میں صرف
اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ
علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا
ابوبکر رضؓ پھر شیعہ کہتے ہیں کہ
ان کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے کچھ پیشگوئی نہیں فرمائی
چوتھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ
خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ
جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی
الْاَرْضِ اگلی قوموں کو ہلاک
کر کے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا
لِنَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اب
دیکھتے ہیں کہ تم کیسے عمل کرتے
ہو چار کا ذکر تو ہو چکا اب
میں تمہارا خلیفہ ہوں۔ اگر کوئی
کہے کہ الوصیت میں حضرت صاحب
نے نور الدین کا ذکر نہیں کیا۔
تو ہم کہتے ہیں ایسا ہی آدم اور
ابوبکر کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی
میں نہیں۔ حضرت صاحب
کی تصنیف میں معرفت کا ایک
نکتہ ہے۔ وہ میں تمہیں کھول
کر سناتا ہوں جس کو خلیفہ بنانا
تھا۔ اس کا معاملہ تو خدا کے
سپرد کر دیا اور ادھر ۱۴ اشخاص
کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی
خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ
قطعی ہے۔ اور گورنمنٹ
کے نزدیک بھی وہی قطعی
ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ
کو باندھ کر ایک شخص کے
ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے
اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح
تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف
چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری
خلافت پر اجماع ہو گیا اب
جو اجماع کا خلاف کرنے والا
ہے۔ وہ خدا کا مخالف ہے
چنانچہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ
یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ
وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔
میں نے الوصیت کو خوب
پڑھا ہے۔ واقعی ۱۴ آدمیوں
کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے۔
اور ان کی کثرت رائے کے
فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب
دیکھو کہ انہی متقیوں نے
(جن کو حضرت صاحب نے
اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا)
اپنی تقویٰ کی راہ سے اپنی اجماعی رائے سے
ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر
مقرر کیا۔ اور پھر نہ صرف
خود بلکہ ہزار ہا لوگوں کو
اسی کشتی پر چڑھایا جس
پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا
خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑہ
غرق کر دے گا۔ ہرگز نہیں
پس تم کان کھول کر سنو اگر
اب معاہدہ کے خلاف کرو گے
تو اَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ
کے مصداق ہو گے۔ میں نے
تمہیں کھول کر کہہ دیا اس لئے کہ تم
میں بعض نافہم ہیں۔ جو بار
بار گزرو دیاں دکھاتے ہیں۔
میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ
سے بڑھ کر جانتے ہیں۔
خدا نے جس کام پر مجھے
مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور
سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں
کہ اب میں اس کرتے کو
ہرگز نہیں اتار سکتا اگر سارا
جہان بھی اور تم بھی میرے
مخالف ہو جاؤ۔ تو میں تمہاری
بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ
کروں گا۔ خدا کے مامور کا
وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ
ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز
ضائع نہیں کرے گا۔ اس کے
عجائبات قدرت بہت عجیب
ہیں۔ اور اس کی نظر بہت وسیع
ہے۔ تم معاہدہ حق پورا
کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی
کرتے ہو اور کیسے کامیاب
ہوتے ہو میرا ایک دوست
مجھے کہتا تھا کہ تم آگوں کو
دباتے ہو بجھاتے نہیں۔ میں
نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا
وزیر ہو سکتا ہے؟ ہم نے
آگوں کو دبا کر بھی بجھاتے
دیکھا ہے۔ میری ماں دہکتے
ہوئے کوئلے ایک گڑھے میں
ڈال کر بند کر دیتی تھی تھوڑی
دیر میں سب بجھ جاتے تھے
دیکھو پانی کے لحاظ سے تو
وہ وعظ لیتے ہو اور دبانے
کے لئے کوشش میں ہوں
ہم اور تم سب مر جائیں گے
اگر کچھ تصادم ہم میں باقی ہیں
تو پچھلی قوموں میں تفرقہ پڑ
جاوے گا۔"

(خطبہ عید الفطر ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

خطبہ کا خلاصہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت کے قیام اور اس کے صحیح مقام کو سمجھنے کیلئے یہ خطبہ بہت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں پہلے بعد دیگرے جن باتوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

(۱) خلافت کی مختلف قسمیں ہیں۔

(۲) خلیفہ کی اطاعت ضروری ہے۔ حتیٰ کہ فرشتوں نے بھی اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈانٹ بتائی اور کہا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔

(۳) پیشگوئی تو بعض نبیوں کے متعلق بھی موجود نہ تھی پھر خلیفہ کے متعلق پیشگوئی کے کیا معنی۔

(۴) حضرت حکیم الامت جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ تھے۔ اور اس کے لئے یہ ہرگز ضروری نہ تھا کہ الوصیت میں آپ کا نام (یعنی خلافت کے لئے) موجود ہوتا

(۵) بے شک الوصیت نے صدر انجمن کے اراکین کو بحیثیت مجموعی خلیفہ کا لقب دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام اراکین سے یہ فیصلہ کروایا کہ وہ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اور اس طرح شخصی خلافت قائم ہو گئی

(۶) خلافت کے قیام کے بعد جو شخص اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ خدا کا مخالف ہے۔ اور اس میں نفاق پایا جاتا ہے۔

(۷) خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح حضور نے فرمایا! اور خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اب یہ کرتہ ہرگز نہ اتاروں گا۔

(۸) اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ یہ جماعت ترقی کرے گی اور اللہ تعالیٰ اسے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عجائب قدرت بہت عجیب ہیں۔ یہ دراصل اشارہ تھا۔ اس بات کی طرف کہ باوجود اس کے کہ حالات دگرگوں نظر آئیں اور بادی النظر میں ایسا دکھائی دے کہ ترقی کے امکانات کم ہیں یا بالکل مفقود ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرنے پر قادر ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔

(۹) خلافت کی اطاعت سے تمام ترقیات وابستہ ہیں۔ اسی بات کو حضور نے دیگر کئی مواقع پر بھی کھول کھول کر بیان فرمایا کہ جماعت کی ترقی خلافت کی اطاعت سے وابستہ ہے۔

(۱۰) منافقین کو نرد کرنے کے کئی طریق ہیں۔ خلیفۂ وقت جو طریق استعمال کرے اللہ تعالیٰ اسی میں برکت دے دیتا ہے۔ اور خلافت ہی کے باعث لوگوں کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیتا ہے۔

(۱۱) سب سے آخری بات جو اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ وہ یہ ہے کہ وحدت کا قیام اس لئے بھی ضروری ہے تا آئندہ نسلیں بھی متحد رہ سکیں۔ اور اپنے اسلاف کی اس خوبی کی وجہ سے انہیں دعائیں دیں نہ یہ کہ اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی وجہ سے وہ انہیں برا بھلا کہیں۔

(باقی)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ کے پیٹ کا PAF ہسپتال سرگودہا میں ہوا ہے جو کہ بظاہر تسلی بخش معلوم ہوتا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے واسطے احباب جماعت خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(صوبیدار میجر محمد حنیف پاکستان آرمی۔ دار النصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کی اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم بڑا ہی مشکل ہے ... آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس (انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنی تمام تر استعدادیں استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔
(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے لڑکے حکیم طالب حسین قائد ضلع کی اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ بعارضہ درد کمر بیمار ہے علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہوا احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ حکیم غلام رسول معلم وقف جدید چک ۱۶۷/ م ب ناصر آباد ضلع رحیم یار خان۔

۲۔ میرا بچہ بعمر تین سال سات ماہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہے ایک ہفتہ سے بار بار سانس رکنے کے دورے پڑ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین (اعجاز احمد ٹیکسلا)

مٹی کھانے کی عادت
بچوں میں عام پائی جاتی ہے
بے بی ٹانک BABY TONIC
کے استعمال سے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے نیز کیلسیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ فون ۶۰۶

بواسیر ہر قسم
یک روزہ علاج
سہل اور مجرب
سینکڑوں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں جن میں سے قابل ذکر حضرت خان غلام محمد خان بہادر آف گلگت اور مکرم اے ایم لطیف الرحمن صوفی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ہیں قیمت صرف سات روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک۔ پائلز مرک کمپنی فاروقی منزل بھیرہ ضلع سرگودھا

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد۔ نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مکان قابل فروخت
دار الرحمت غربی نزد رحمت بازار ربوہ میں ایک پختہ مکان نیا تعمیر شدہ رقبہ ایک کنال قابل فروخت ہے، میٹیریل نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے مکان دو حصوں میں ہے باپردہ غسلخانے کرسی ہی ہیں پانی میٹھا گیس بجلی لگی ہوئی ہے۔
خواہشمند احباب
مجید آئرن سٹور گول بازار ربوہ
فون نمبر ۳۵ سے رجوع فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے
(مینیجر)

ٹیکس
کم دیجئے
منافع
زیادہ لیجئے

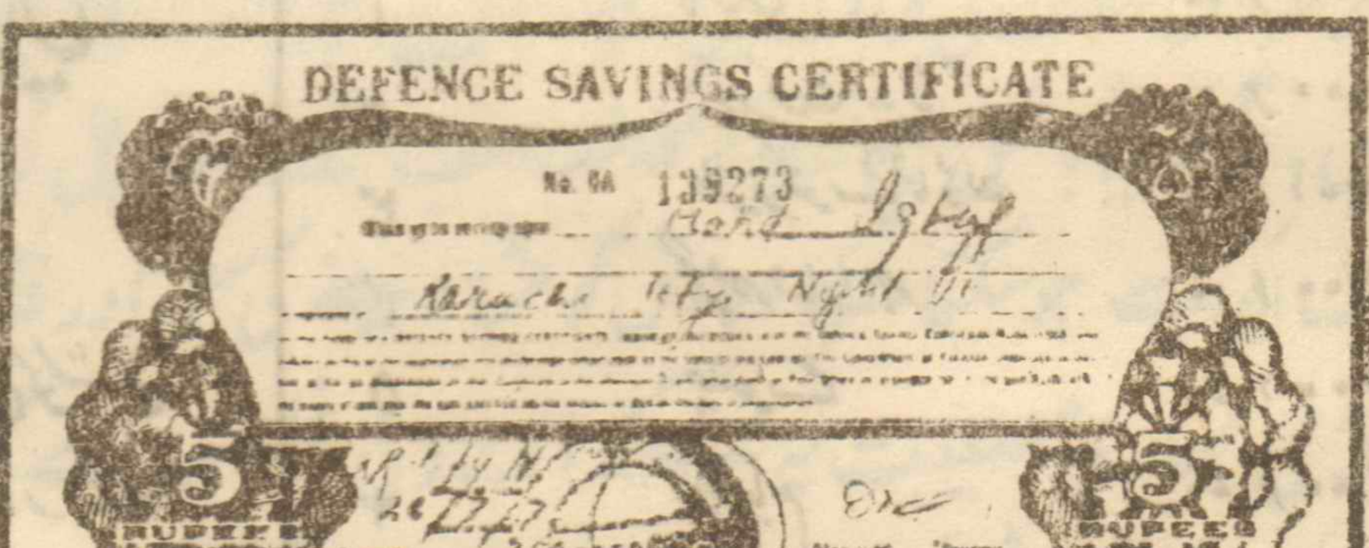

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
۳۰ جون سے پہلے خریدیئے
★ منافع ۱۲½ فیصد
★ تین ماہ بعد جب چاہیں بھنا لیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
قومی بچت کے مرکزوں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے دستیاب ہیں
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ
فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج آیت ۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو کیونکہ)

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

احمدی والدین اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروائیں

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم)

اس وقت جب کہ جماعت احمدیہ کے خلاف تکفیر کی ایک نئی رو چلائے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے ہماری جماعت کے مخلصین کا فرض ہے کہ وہ اپنے عمل و کردار سے اس کا عملی جواب بھی دیں۔

اور اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اسلام کی دینی روحانی اور علمی جنگ لڑنے کے لئے اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کریں اور انہیں جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جس میں اسلام کی روحانی اور علمی جنگ لڑنے کے لئے سپاہی اور جرنیل تیار کئے جاتے ہیں۔ جو اپنی ساری زندگی اس کام کے لئے امام وقت کے حضور وقف کر دیتے ہیں۔

ہمارا اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں دینی جہاد کے لئے وقف کرنا اس بات کی علامت ہوگا کہ ہمیں اسلام کے مقدر غلبہ پر پورا پورا الیقین و ایمان ہے۔

لوگوں کے لئے یہ امر باعث حیرت ہوگا کہ یہ عجیب قوم ہے کہ علماء زمانہ تو اسے غیر مسلم قرار دے رہے ہیں اور یہ اسلام کی علمی اور دینی جنگ کے لئے اپنے آپ کو مع اولاد وقف کرتے چلے جاتے ہیں گویا خدا تعالیٰ نے دین کی حمایت اور نصرت کا جوش و خروش انہی غیر مسلموں کے دل میں ڈالا ہے۔

احباب جماعت کو اس وقت خاص طور پر اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دینا چاہئے۔ اور اپنے قابل اور ذہین بچوں میں سے بعض کو ضرور اس دینی جہاد کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ غلبہ اسلام کے دن نزدیک ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

بفشاں ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ؛ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

وہ وقت نزدیک ہے کہ جب دین کی خاطر بے لوث قربانیاں کرنے والے ہی دنیا اور آخرت میں معزز قرار دیئے جائیں گے اور احمدیت کی تاریخ میں ان کا نام سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

اس وقت دین کی خدمت کا موقع ہے شاید پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئے پس اے فرزندان احمدیت آپ کو چاہئے کہ آگے بڑھیں اور اسلام کی روحانی فوج کے سپاہی بننے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ایمان و معرفت اور عمل میں ترقی دے اور بشاشت اور انبساط کے ساتھ شاہراہ غلبہ اسلام پر تیز قدموں کے ساتھ فتح و نصرت کی منزل کی طرف بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ کَلِمِنَا حَمْدٌ وَّشُکْرٌ لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ ،

ٹنڈر نوٹس

پی آر سینٹر لالیاں۔ شورکوٹ روڈ۔ شورکوٹ ٹاؤن گڑھ مہاراجہ، چنیوٹ، دریام، ربوہ۔ بھوانہ، اٹھارہ ہزاری، موچیوالہ، اکڑانوالہ، اور ڈبیلاں میں گندم/چینی کی باربرداری۔ لدوائی، اتروائی، بھروائی وغیرہ برائے ۷۴-۱۹۷۳ء سربمہر ٹنڈر درکار ہیں جو کہ زیر دستخطی کو مورخہ ۲۳/۶ بوقت صبح دس بجے تک پہنچ جانے چاہئیں تاہم اگر گورنمنٹ چاہے تو ٹنڈر مذکور کو عرصہ تین سال تک کے لئے بھی منظور کر سکتی ہے ٹنڈر مورخہ ۲۳/۶ بوقت گیارہ بجے قبل از دوپہر کھولے جائیں گے ٹنڈر کنندگان اگر چاہیں تو وہ خود یا ان کے نمائندگان بوقت کھلنے ٹنڈر دفتر میں حاضر ہو سکتے ہیں۔

ٹنڈر کا مجوزہ فارم دفتر ہذا سے مبلغ پانچ روپیہ میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہر ٹنڈر کے ساتھ ہر سینٹر کے سامنے درج شدہ رقم کا چالان یا کسی شیڈولڈ بنک کا چیک بطور زر پیشگی بھیجنا ضروری ہے نیز زر ضمانت مندرجہ ذیل ہوگی۔

نمبر شمار	سینٹر	زر پیشگی	زر ضمانت
۱	لالیاں	۱۰۰۰/۰۰	۴۰۰۰/۰۰
۲	شورکوٹ روڈ	۶۰۰/۰۰	۲۰۰۰/۰۰
۳	شورکوٹ ٹاؤن	۶۰۰/۰۰	۲۰۰۰/۰۰
۴	گڑھ مہاراجہ	۴۰۰/۰۰	۲۰۰۰/۰۰
۵	چنیوٹ	۴۰۰/۰۰	۱۰۰۰/۰۰
۶	دریام	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۷	ربوہ	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۸	بھوانہ	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۹	اٹھارہ ہزاری تا جھنگ	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۱۰	موچیوالہ تا جھنگ	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۱۱	اکڑانوالہ تا شاہ جیونہ	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰
۱۲	ڈبیلاں تا شورکوٹ شہر	۲۰۰/۰۰	۵۰۰/۰۰

اگر کسی صاحب کا ٹنڈر قابل قبول نہ ہوا تو اس کا مندرجہ بالا روپیہ واپس کر دیا جاوے گا۔ ٹنڈر نوٹس صاف ستھرے تحریر کیے جاویں۔ تحریر کی چھٹی نہ ہو۔ ورنہ ٹنڈر قبول نہ ہوگا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر لاہور ریجن لاہور کو مکمل اختیار ہوگا کہ پورا ٹنڈر بغیر کسی وجہ کے منظور یا نامنظور کرے۔

اختر علی خاں شیروانی
ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر جھنگ

121/1647

معذرت

افسوس ہے کہ الفضل ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء میں کاپی غلط جڑنے کی وجہ سے صفحات کی ترتیب درست نہیں رہی۔ ادارہ اس غلطی پر قارئین سے معذرت خواہ ہے۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵